Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | ۱۹ رذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ، ۲۵ رصلح ۱۳۵۲ھش ، ۲۵ رجنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۴ رماہ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۲۴ رماہ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت نسبتاً بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین ۔

افسوسناک وفات

دمشق پہنچنے کے بعد محترم السید منیر الحصنی صاحب نے اپنے تازہ خط میں اطلاع دی ہے کہ عزیزم السید ابو الفرج الحصنی کی والدہ محترمہ عید سے تین روز پیشتر انتقال کر گئیں ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

محترم السید ابو الفرج صاحب چند ماہ سے ربوہ میں تعلیم دین سیکھنے اور اُردو زبان پڑھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ وہ ایک مخلص نوجوان ہیں اور تعلیم میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ صدمہ بہت رنجدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ انہیں صبر و حوصلہ عطاء فرمائے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت

انیسویں واقف ٹیچر غانا پہنچ گئے!

غانا سے مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم ایم۔ اے لطیف صاحب شاہد اور اُن کی اہلیہ محترمہ بخیریت اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے اِس مجاہد بھائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک سکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت یہ انیسویں واقف ٹیچر ہیں جو میدانِ عمل میں پہنچے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری جماعت کا ایمان بڑھانے کیلئے نشانات ظاہر کر رہا ہے

ساری ترقیات کی جڑ ایمان ہے، اسی کے ذریعے انسان بڑی بڑی منزلیں طے کر لیتا ہے

"اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔ مہمان اگر نہ بھی چاہے تو بھی میزبان کا فرض ہے کہ اس کے آگے کھانا رکھدے۔ اسی طرح پر اگرچہ نشانوں کی ضرورت کوئی نہ سمجھے، تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔ یہ بھی سچی بات ہے کہ جو لوگ اپنے ایمان کو نشانوں کے ساتھ مشروط کرتے ہیں وُہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے شاگردوں نے مائدہ کا نشان مانگا تو یہی جواب ملا کہ اگر اس کے بعد کسی نے انکار کیا تو ایسا عذاب ملے گا جس کی نظیر نہ ہوگی۔

پس طالب کا ادب یہی ہے کہ وہ زیادہ سوال نہ کرے اور نشان طلب کرنے پر زور نہ دے۔ جو اِس آداب کے طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں خدا اُن کو کبھی بے نشان نہیں چھوڑتا۔ اور اُن کو یقین سے بھر دیتا ہے۔ صحابہؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے نشان نہیں مانگے۔ مگر کیا خُدا نے اُن کو بے نشان چھوڑا؟ ہرگز نہیں۔ تکالیف پر تکالیف اُٹھائیں، جانیں دیں، اعداء نے عورتوں تک کو خطرناک تکلیفوں سے ہلاک کیا۔ مگر نصرت ہنوز نمودار نہ ہوئی۔ آخر خدا کے وعدہ کی گھڑی آگئی، اور اُن کو کامیاب کر دیا اور دشمنوں کو ہلاک کیا۔ یہ سچی بات ہے کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی دن سارے نشان ظاہر کر دے تو پھر ایمان کا کوئی ثواب اور نتیجہ ہی نہ ہو۔ عرفان آکر یقین سے تو بھر دیتا ہے مگر اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ ان ساری ترقیوں کی جڑ ایمان ہی ہے۔ اسی کے ذریعہ سے انسان بڑی بڑی منزلیں طے کرتا اور سیر کرتا ہے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ سے یہی پایا جاتا ہے کہ جب کامل معرفت ہوتی ہے تو پھر اسکو عجیب و غریب مقامات کی سیر کرائی جاتی ہے اور یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو ادب سے اپنی خواہشوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ تمام منہاجِ نبوّت اسی پر دلالت کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۶ و ۳۵۷)

پبلشر :- مسعود احمد ؛ پرنٹر :- سید عبد الحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :- دفتر الفضل : دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش

دولت کمانے میں فلاحِ اُخروی کو مدِّنظر رکھنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا کی زینتوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد ان کے مقابلہ میں آخرت کے بدلہ اور اجر کو ان سے بہتر قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب ہرگز بھی یہ نہیں ہے کہ انسان دنیوی نعمتوں سے استفادہ نہ کرے اور ان کے حصول کی غرض سے کوئی کوشش ہی نہ کرے اور ان سے یکسر کنارہ کش ہو کر اُخروی نعمتوں کے حصول کا طالب ہو۔ اگر خدا کا یہ منشاء ہوتا تو وہ قرآن مجید میں بالصراحت یہ نہ کہتا کہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ تمہارے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور نہ وہ زراعت کا ذکر کرتا اور نہ تجارت کا اور نہ ان دونوں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی نعمتوں اور آسائشوں کا اور نہ ان سے استفادہ کی ترغیب دیتا۔

دراصل اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے اور دنیوی نعماء سے فائدہ اُٹھانے سے منع نہیں کیا۔ اُس نے جس چیز سے منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان دنیا کمانے میں ایسا منہمک ہو کہ بس دنیا ہی کا ہو رہے اور آخرت کو یکسر فراموش کر دے۔ دنیا کمانے میں بھی اس کا مقصود اُخروی فلاح کا حصول ہونا چاہیئے۔ اب جو شخص بھی اُخروی فلاح کے حصول کی نیت سے دنیوی کاروبار میں مشغول ہوگا اُس کو یہ مشغولیت ایک لحظہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ اور اُس کے دین اور اس دین کے مصالح سے غافل نہ ہونے دے گی۔ اسے دنیوی نعمتیں بھی ملیں گی اور اُخروی نعماء بھی اس کے حصہ میں آئیں گی۔ اس طرح اس کا شمار خسارہ پانے والوں میں نہیں بلکہ بے انداز نفع پانے والوں اور فائز المرام ہونے والوں میں ہوگا۔ یہ دنیا بھی اس کے لئے جنت بنا دی جائے گی اور اگلے جہان میں بھی اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہوگی جو کبھی ختم نہ ہوگی بلکہ وہ اس میں رہتا چلا جائے گا۔ برخلاف اس کے جو آخرت کو فراموش کر کے دنیا ہی کو اپنا منتہائے مقصود بناتا اور اسی کے حصول میں دن اور رات غلطاں و پیچاں رہتا ہے اسے خدا تعالیٰ دنیا اور اس کی زینتوں سے حصہ وافر عطا تو کر دیتا ہے لیکن اس فانی دنیا کا فانی عیش بجائے خود اس کے لئے ایک عذاب کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر جب وہ اس عذاب میں مبتلا رہنے کے بعد اگلے جہان کی طرف کوچ کرتا ہے تو وہاں اس کے لئے دوزخ کا دائمی عذاب ہی ہوتا ہے۔ وہ دنیوی نعمتوں سے متمتع ہونے کے باوجود اس جہان میں بھی دوزخ میں ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی دوزخ میں اس کی ہولناک اذیتیں سہے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مسلمان کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اُخروی جہان کی فلاح کو اپنا منتہائے مقصود بنائے اور اس منتہائے مقصود کی خاطر ہی خدائی حکم کے ماتحت دنیا کمائے اور اُس حد تک ہی دنیوی نعماء سے متمتع ہو جس حد تک اور جس رنگ میں متمتع ہونے کی اُس نے اجازت دی ہے۔

جہاں تک فلاحِ اُخروی کو اصل مقصود قرار دے کر دنیا کمانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک خاص طریق بیان فرمایا ہے جو قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے مستنبط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں مسجد حرام کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا تو اسی ضمن میں مسلمانوں کو ہمیشہ کے واسطے یہ ہدایت فرمائی کہ:-

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرۃ آیت ۱۴۵)

تم بھی جہاں کہیں ہو اُس (یعنی مسجد حرام) کی طرف اپنا منہ کر لیا کرو۔

ہر چند کہ یہ آیت تحویل قبلہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس میں ہمیشہ قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاہم اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح ایک مسلمان کے لئے نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جو کام بھی کرے اس کی توجہ ہمیشہ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی سربلندی کی طرف ہونی چاہیئے۔ اگر یہ اصل مدنظر ہو تو پھر اس امر کا امکان ہی نہیں رہتا کہ انسان دنیا کمانے میں دنیا ہی کا ہو رہے اور فلاحِ اُخروی کو فراموش کر سکے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دولت کمانے سے متعلق اسلامی تعلیم کے بنیادی اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چھٹا اصل جو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے اور جس کو مدنظر رکھنا ہر وقت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرۃ ع ۱۷) یعنی جس کام میں بھی تم لگے ہوئے ہو تمہارے سامنے صرف ایک ہی مقصد رہنا چاہیئے اور وہ یہ کہ دین کے غلبہ اور ترقی کے لئے تم نے کوشش کرنی ہے۔ پس اگر کوئی شخص تجارت کرتا ہے یا صنعت و حرفت اختیار کرتا ہے تو اُسے ہر وقت یہ اصول اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اس اصول کے ماتحت اگر کوئی شخص اپنی تجارت یا اپنی صنعت کو اسلام کی شوکت اور اس کے غلبہ کا ذریعہ بناتا ہے تو وہ دنیا نہیں کماتا بلکہ دین کماتا ہے۔ خواہ وہ اپنی تجارت اور صنعت کے ذریعہ لاکھوں روپے کیوں نہ کما رہا ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳۴۴)

اور اسی اصل کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس عہد میں بیان کیا ہے جو حضور ہر بیعت کنندہ سے لیا کرتے تھے اور جو یہ ہے کہ:-

"میں سچے دل اور پکے ارادے سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک گناہوں سے بچتا رہوں گا، اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذّات پر مقدم رکھوں گا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل روایت ۹۸)

اس مقدس عہد کی بدولت ہی جماعت احمدیہ کے افراد کو ہر کام میں اُخروی جہان کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے دین کی سربلندی کی خاطر قربانیاں کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ العزیز ملتی چلی جائے گی۔ اس عہد کو پورے تعہد کے ساتھ بدل و جان نبھانا ہمارا اوّلین فرض ہے اور اسی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

ہم گلستاں سے ہو کے آئے ہیں!

جن پہ بابِ حرم کے سائے ہیں
ہم انہی راستوں سے آئے ہیں

ہم نے مایوسیوں کے صحرا میں
پھول اُمید کے کھلائے ہیں

ولولے دل میں ہیں، کہ انگارے
راکھ کے ڈھیر میں دبائے ہیں

ہم نے راتوں کے گھپ اندھیروں میں
آنسوؤں سے دیئے جلائے ہیں

ہم سے پوچھو کہ رنگ و بُو کیا ہے
ہم گلستاں سے ہو کے آئے ہیں

یہ ثواب و عذاب کیا شے ہیں
یہ مری زندگی کے سائے ہیں

دل کی بات آسکی نہ لب پہ مرے
کچھ اشارے ہیں کچھ کنائے ہیں

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلّم — مکّی زندگی میں تبلیغ

محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد — ربوہ

۲۶ فتح ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو جماعت احمدیہ کے اسی ویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

حضرت امام الاصفیاء و الاتقیاء سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ محبوبِ احدیت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایک ہمہ گیر سیرت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے آپ کی ذات عالی برکات کو نوع انسان کے لئے نمونہ ٹھہرایا ہے۔ مجھے اس وقت آپ کی سیرت کا ایک پہلو بیان کرنا ہے جس کا تعلق آپ کی مکی زندگی میں تبلیغ سے ہے۔ حضرات تبلیغی عمارت کی بنیاد قائم کرنے والے ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل ہی ہوا کرتے ہیں لیکن آپ سے پیشتر جس قدر رسول آئے وہ صرف اپنی ہی قوم کو تبلیغ کرنے پر مامور تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف ۱۵۹)

یعنی اے رسول تو یہ اعلان کر دے کہ میں سب انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ کی یہ عالمگیر بعثت آپ کی سیرت کا یہ پہلو ظاہر کرتی ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسی استعدادیں عطا فرمائی تھیں جو ساری دنیا کی ہدایت کے لئے ضروری تھیں اور یہ استعدادیں کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی تھیں یہی وجہ ہے کہ آپ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ جب تمام دنیا میں فساد عظیم برپا تھا۔ مخلوق پرستی کا دور تھا اور لوگ اصول حقہ کو چھوڑ چکے تھے۔ عرب کی یہ حالت تھی کہ زنا، شراب، جنگجوئی کے سوا کچھ رہا نہ تھا۔ حقوق العباد تباہ ہو چکے تھے۔ حقوق اللہ پر اس سے زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ خدا کی صفات۔ پتھروں۔ بوٹیوں اور ستاروں کو دی گئی تھیں۔ قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ غرض اس زمانہ کی بگڑی ہوئی حالت کا نقشہ ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آجائے تو وہ ایک خطرناک اور ظلمت وجود کے بھیانک اور خوفناک نقشہ کو دیکھے گا۔ فالج ایک طرف گرتا ہے لیکن یہ ایک ایسا فالج تھا جو دونوں طرف گرا تھا۔ فساد کامل دنیا میں برپا تھا۔ نہ بحر میں امن و سلامتی تھی اور نہ بر میں سکون و راحت۔

ظلمت کی یہ راہ نور کامل کا تقاضا کرتی تھی یہ نور ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان کامل یعنی ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تھا پس آپ کا ایسے زمانہ میں ظہور آپ کی استعداد کاملہ پر روشن دلیل ہے۔ نیز زمانہ کی یہ تاریکی جیسے رہبر کامل کی محتاج تھی ویسے ہی کامل نورِ ہدایت کی محتاج تھی۔ اور خدا کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ اپنی وحی نبی منزل علیہ کی فطرت اور استعداد کے مطابق نازل فرماتا ہے۔ نور وحی کے نزول کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے کیونکہ فیضان الٰہی کے لئے مناسبت شرط ہے۔ جس کی آنکھ میں نور نہ ہو اس کو بیرونی روشنی فائدہ نہیں دے سکتی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سراپا نور تھی اسلئے آپ پر کامل وحی کا نزول ہوا چنانچہ فرمایا۔ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ یعنی نور پہ نور نازل ہوا اور آپ کی ذات مجمع الانوار بن گئی۔ نیز فرمایا!

لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ

یعنی میلان طبع آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی ایک جانب (مشرقی یا مغربی) نہ تھا نہ موسوی جلال مرغوب خاطر تھا نہ مسیحی جمال پسند طبع تھا بلکہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج عالی جامع بین الجلال والجمال تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں کہ کیوں آپ ہی کو کامل شریعت عطا کی گئی۔ فرماتے ہیں:۔

"وحی الٰہی ایک ایسا آئینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا چہرہ حسب صفائی باطن نبی منزل علیہ کے نظر آتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیاء و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اسلئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ و دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰-۲۱ حاشیہ)

الغرض آپ کا کامل شریعت کے ساتھ عالمگیر تاریکی میں عالمگیر ہدایت کے لئے مبعوث ہونا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ آپ کا وجود سلسلہ نبوت میں سب سے اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔

تبلیغ کی راہ میں مشکلات

تبلیغ کی راہ میں یوں تو ہر ایک رسول کو مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو مشکلات تھیں ان کی نظیر پہلے نبیوں اور رسولوں میں نہیں پائی جاتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کام صرف اپنی رسالت و نبوت منوانا ہی نہ تھا بلکہ اپنی نبوت کے ساتھ ساتھ تمام نبیوں کی نبوت منوانا بھی آپ کے سپرد تھا۔ پھر مختلف رسوم اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو اپنی شریعت کے تابع بنانا یہ وہ صورتیں تھیں جو کسی اور نبی کو پیش نہیں آئیں۔ تبلیغ اسلام کا آغاز مکہ معظمہ سے ہوا۔ عرب قوم سب سے پہلے آپ کی مخاطب بنی یہ شور زمین تھی عرب کی حالت خصوصاً مکہ معظمہ کی حالت حضور کی بعثت کے وقت ایسی تھی کہ اسلام کی قبولیت کے کوئی آثار نظر نہ آتے تھے۔ اہل عرب بت پرستی پر ایسے جمے ہوئے تھے اور شرک کی جڑیں عرب کی سرزمین میں ایسی گہری گڑی ہوئی تھیں کہ کوئی چیز ان کو بت پرستی سے پھیر نہیں سکتی تھی۔ بگڑی ہوئی عیسائیت گو باہر کی دنیا کے ایک بڑے حصہ پر پھیل گئی مگر عرب کا ریگستان جو عیسائیت کے پڑوس میں واقع تھا ویسا ہی خشک پڑا رہا جیسا کہ پہلے تھا سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ عیسائی پانچ سو سال تک ملک عرب میں عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کرتے رہے مگر بہت ہی تھوڑی قلیل تعداد کے کسی نے عیسائی مذہب کو قبول نہ کیا یہود نے بھی اپنے مذہب کو پھیلانے کی بہت کوشش کی اور ان کی طاقت بھی عیسائیوں سے کہیں بڑھ کر تھی۔ مگر آخر وہ بھی تھک کر رہ گئے۔"

پھر دیباچہ کے صفحہ ۸۴ پر لکھتے ہیں:۔

"محمد کے ظہور سے پہلے ملک عرب کی حالت جیسے ملکی اتحاد و تمدنی اصلاح کے مخالف تھی ایسے ہی مذہبی اصلاح کے بھی مخالف تھی۔"

پھر یہی سر ولیم میور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ابتر حالت یوں لکھتے ہیں

"محمد کی جوانی کے زمانہ میں جزیرہ نما عرب میں آبائی مذہب پر قائم رہنے کا میلان بڑے زور کے ساتھ پایا جاتا تھا اور شاید کسی پہلے زمانہ میں اصلاح کو ایسی مایوسی کی حالت نہیں تھی جیسی کہ اس وقت تھی۔"

پھر اسلام کی تعلیم مساوات (کہ سب انسان خدا کی نظر میں برابر ہیں) سے ان امتیازات کو جو قدیم سے اہل عرب میں چلے آتے تھے شدید دھکا لگتا تھا اس لئے عرب کے قبائل نے اسلام کی اشاعت سے یہ خطرہ محسوس کیا کہ عرب کی دیرینہ رسوم اور پیاری یادگاریں مٹ جائیں گی۔ نیز وہ یہ خطرہ بھی محسوس کرتے تھے کہ کعبہ جہاں بتوں کی پرستش کرتے تھے اور جہاں ۳۶۰ بت رکھے تھے اور تمام اطراف و جوانب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہر سال لوگ جوق در جوق زیارت کعبہ کے لئے آتے تھے اور جس کی وجہ سے قریش کو عزت و اقتدار حاصل تھا تو حج کے چھپ جانے سے وہ خاک میں مل جائیگا۔ پھر ان کو یہ مادی فائدہ بھی پہنچ رہا تھا کہ کعبہ کل جزیرہ عرب کا مذہبی مرکز ہونے کی وجہ سے تمام عرب کا تجارتی مرکز بھی ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ سے کعبہ میں بتوں کی پوجا قائم رکھنے میں انکا دنیوی فائدہ بھی تھا، اور وہ کعبہ میں بتوں کا قیام ہی اپنا قیام منحصر سمجھتے تھے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بت پرستی کی بیخ کنی کرنا چاہتے تھے اسلئے کفار کو خوف تھا کہ اسلام کے پھیلنے سے نہ صرف ملک عرب میں ان کا رعب معدوم ہو جائیگا بلکہ اس تجارت کو بھی نقصان پہنچے گا جس پر ان کی معاش کا انحصار تھا۔

عرب ایک وحشی اور ضدی قوم تھی جو کسی کی اطاعت قبول کرنے کو عار سمجھتی تھی ان مشکل حالات میں اس قوم کی اصلاح کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تخم توحید بونے کے لئے ایک بنجر اور سنگلاخ زمین دی گئی۔ مگر آپ کی تبلیغ اور قوت قدسیہ نے ان کی کایا پلٹ دی ایسی آزاد قوم باوجود ہزاروں کینوں اور بغضوں کے جب آپ کے تابع ہوئی تو وہ سب خود سری بھول گئی۔ آپ کے عشق میں وہ کچھ ایسی مست ہوئی کہ تمام آزادی کے خیال خواب ہو گئے۔ یا تو وہ کسی کی اطاعت قبول نہ کرتے تھے یا آپ کی غلامی کو فخر سمجھنے لگے۔ اللہ اللہ بڑے بڑے خونخوار اور وحشی عرب مذہبی جوش سے بھرے ہوئے قومی غیرت سے دیوانہ ہو کر آپ کے خون کے پیاسے ہو کر آپ کے پاس آتے تھے اور ایسے رام ہوتے تھے کہ آپ ہی کا کلمہ پڑھنے لگ جاتے۔

حضرت عمرؓ جیسا تیز مزاج گھر سے یہ نیت کر کے نکلا کہ آج اس مدعی نبوت کا خاتمہ کر کے ہی آؤں گا۔ غصہ سے بھرا ہوا تلوار کھینچے ہوئے آپ کے پاس آتا ہے لیکن آپ کی نرمی و وقار اور سکینت اور اللہ تعالیٰ پر ایمان دیکھکر آپ کو قتل تو کیا کرنا تھا خود اپنے نفس کو قتل کر کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گیا

کیا کوئی ایک نظیر بھی دنیا میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ ایسی آزاد اور خونخوار قوم کو کسی نے ایسا مطیع کیا ہو کہ وہ اپنی آزادی چھوڑ کر غلامی پر آمادہ ہو گئی ہو اور ہر قسم کی قربانیوں کے نمونے دکھائے ہوں۔ اگر کوئی ایسی قوم پائی جاتی ہو تو اس کا نشان و پتہ ہمیں بتاؤ۔ لیکن میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی مصلح ایسے وسیع اخلاق لے کر دنیا میں نہیں آیا جیسا کہ ہمارا پیارا محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے

نیز فرماتے ہیں ؎

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ
عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
بَعْدَ الْوَجَى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

تبلیغ کا الٰہی پروگرام

بعثت سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم کی بے راہ روی کو ملاحظہ فرماتے تو آپ کا دل مغموم ہو جاتا آپ دن رات اس فکر میں رہتے کہ ان کے سدھار کی کونسی تدبیر کی جائے تا یہ لوگ باخلاق انسان بن جائیں۔ اصلاح قوم کی خاطر آپ نے یہ طریق اختیار فرمایا کہ مکہ سے دور غار حرا میں نوع انسان کی ہدایت کے لئے مولا کریم سے دعائیں مانگتے۔ خدا نے آپ کی بے قراری کو دیکھا اور آپ کو فریضہ تبلیغ پر مامور فرمایا اور ایک پروگرام عطا کیا چنانچہ ماہ صیام کا مبارک مہینہ تھا۔ آپ غار حرا میں یاد خدا میں مصروف تھے ناگہاں آپ پر خدا کا فرشتہ نازل ہوا اور آپ سے کہا۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

(سورۃ العلق)

یہ وہ پہلی وحی ہے جو آپ پر نازل ہوئی اور ان آیات میں آپ کے مبارک کندھوں پر توحید الٰہی کی تبلیغ کی ذمہ داری ڈالی گئی اس پہلی وحی کا پہلا لفظ جو اقرأ ہے یہ فعل امر ہے اس کے معنی جیسے پڑھنے کے ہیں ویسے ہی اس کے معنی پہنچانے کے بھی ہیں۔ چنانچہ عربی محاورہ ہے اقرأ منی السلام۔ یعنی میرا سلام پہنچا دو۔ اس سے ظاہر ہے کہ احکام الٰہی میں سب سے پہلا حکم ہی یہ ملا کہ آپ اپنے رب اکرم کے نام اور اس کی پاکیزہ صفات سے دنیا کو آگاہ کریں۔

قرآن کریم کے یہ چند الفاظ ان سب تعلیمات پر حاوی ہیں جو آئندہ آنحضرت پر نازل ہونے والی تھیں اور دنیا کی اصلاح کا اہم بیج ان کے اندر پایا جاتا ہے دراصل یہ آیات قرآن کریم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتی ہے۔

فترت وحی کے بعد خدا نے واضح الفاظ میں آپ کو تبلیغ کا حکم دیا اور فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ۔

عام طور پر اس آیت کے یہ معنی کئے جاتے ہیں کہ اے کملی والے اٹھ اور تبلیغ کر۔ لیکن یہ معنی بہ سبب اسکے کہ ان میں سستی اور غفلت پائی جاتی ہے آپ کی شان کے شایان نہیں ہیں عربی زبان میں دثار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو اندر کے کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے معنے گھوڑے پر پھلانگ لگا کر چڑھنے کے بھی ہوتے ہیں۔ دثار کے ان معنوں کے پیش نظر آیت کا مطلب یہ ہوگا۔ اے وہ شخص جسے نبوت کی وردی پہنائی گئی ہے اور جو چابک دست سوار کی طرح مستعد کھڑا ہو اور لوگوں کو آنے والے عذاب سے آگاہ کر دے۔

پھر تبلیغ کے بارہ میں یہ حکم نازل ہوا

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

(الحجر ۸۹)

یعنی جو حکم تجھے ملا ہے اسے کھول کھول کر پہنچا دے۔

پھر یہ وحی الٰہی نازل ہوئی

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ۔ (الشعراء ۲۱۵)

اپنے قریبی رشتہ داروں کو انذار کر

پھر یہ حکم ملا۔

لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا۔

(الشوریٰ ۸)

کہ قرآن کے ذریعہ مکہ والوں اور مکہ کے گرد و نواح میں بسنے والے قبائل کو بیدار کر۔

پھر یہ حکم نازل ہوا۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

(فرقان ۲)

یعنی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا۔ تاکہ اس کے ذریعہ وہ ساری دنیا کو ڈرائے۔

احکام الٰہی کے اس تدریجی نزول کا مقصد یہ ہے کہ آپ اپنے تبلیغی پروگرام میں اپنے حلقہ تبلیغ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لیں۔

اوّل اپنے اہل و عیال اور قرابت داروں کو تبلیغ کریں۔

دوم اپنے شہر والوں کو تبلیغ کریں

سوم مکہ کے قرب و جوار میں بسنے والے قبائل کو تبلیغ کی جائے

چہارم عرب کے دیگر قبائل کو پیغام حق پہنچایا جائے۔

پنجم ساری دنیا کی قوموں اور سلاطین کو تبلیغ کی جائے۔

وقف جدید اور خدمت خلق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

"جو قرآن کو عزت دیں گے آسمان پر عزت پائیں گے" (کشتی نوح)

وقف جدید کا اہم مقصد قرآنی تعلیمات کو پھیلانا اور قرآن کی عزت کو قائم کرنا ہے کیونکہ اس مقدس تحریک کے ذریعہ اکناف عالم میں تعلیم القرآن کا کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ انصار بالخصوص عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ انصار بھائیوں کے علاوہ سب خدام اور اطفال کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں تا ہماری اولادیں آسمانی عزت کو حاصل کرنیوالی ہوں اور ہماری غفلت کے نتیجہ میں وہ اس ابدی عزت سے محروم نہ ہوں بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اکمل و اتم قربانیوں میں ہوں

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی اِنتشار اور اس کا تریاق

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

سال نو کا آغاز ہو چکا ہے گزشتہ سال کے حالات و کوائف ہر انسان کے ذہن میں آتے ہیں تا نئے سال میں ان کو ملحوظ رکھا جائے اگر دنیا کے نقشہ پر طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو کیا مشرق اور کیا مغرب اور کیا جنوب اور کیا شمال ہر جگہ عالمی انتشار نظر آتا ہے۔ امن کلیتہً مفقود نظر آتا ہے۔ بے اعتمادی کی فضا عام پائی جاتی ہے۔ اخلاق کا زندگی کے ہر شعبہ میں فقدان ہے۔ عریانی، فحاشی، جنسی بے راہ روی نے انسانی اخلاق پر بہت ہی برا اثر ڈالا ہے۔ اور یہ برائی ایک طبقہ تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر خاص و عام اس میں مبتلا ہیں۔ اخلاقی شعور ختم ہو چکا ہے خشیۃ اللہ کا فقدان ہے۔ جھوٹ، دھوکا، سود، رشوت، مکر و فریب، بغض و کینہ کی بہتات ہے خدائی احکام چاہے ان کا دائرہ عمل ترغیب سے ہو یا ترہیب سے ان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اور انسانی معاشرہ میں انسانیت پر حیوانیت غالب آ چکی ہے۔ عالمی جنگ کے مہیب اور گھٹا ٹوپ بادل ہر وقت منڈلا رہے ہیں۔ ایک ملک دوسرے پڑوسی ملک کی ترقی کا سخت مخالف ہے اور اس کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ سائنس کی ترقی انسانیت کی بہبود کی بجائے اس کی ہلاکت و بربادی کے لئے وقف ہو چکی ہے۔ ایٹمی توانائی کے ذخائر اگر حرکت میں آ جائیں تو انسانیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ شجر و حجر چرند و پرند راکھ کا ڈھیر ہو جائیں فلک بوس عمارتیں پیوند خاک ہو جائیں۔ پانی کے ذخائر زہریلے ہو جائیں۔ ہر طرف موت ہی موت کا لرزہ خیز منظر دیکھنے میں آئے۔ قومیت، صوبائیت، زبان اور رنگ و نسل کا بھوت ہر جگہ چھایا رہا ہے جس نے انسانی معاشرہ میں عصبیت، عداوت، اور نفرت و حقارت کی خلیج کو وسیع کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں باہمی الفت و محبت بری طرح مجروح ہوئی ہے۔

(۲)

آج کی دنیا میں ہر انسان دو نظام ہائے زندگی سے وابستہ ہے ایک سرمایہ داری نظام اور دوسرا نظام اشتراکیت اور یہ دونوں تحریکیں ایک دوسرے کے بالکل مخالف ہیں اور اپنے نظریات میں بالکل تضاد رکھتی ہیں اور عالمی انتشار میں ان کا بنیادی دخل ہے۔ چنانچہ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ سرمایہ داری نظام کی وجہ سے دولت چند مخصوص ہاتھوں میں گردش کرتی رہتی اور اس کی افادیت محدود ہوتی ہے سرمایہ دار تو غیر معمولی آسائش کی زندگی گزارتے ہیں اور اس کے بالمقابل مزدور طبقہ اور فقراء معاشرہ میں محتاجی کی زندگی گزارتے ہیں اور ان کی فکری و ذہنی صلاحیتیں اس صورت حال سے تقریباً مفلوج ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ان کے دماغ میں امنگوں کی بجائے نفرت کے عزائم جنم لیتے ہیں اور وہ ہر وقت منفی پہلو پر غور کرتے ہیں تا وقت آنے پر وہ انتقام لے سکیں کیونکہ اس نظام سے دولت کا دائرہ عمل محدود ہو جاتا ہے اور معاشرہ میں ناجائز تعیش اور اسراف سے اخلاقی سوز نشا پیدا ہو جاتی ہے طبقاتی کشمکش جنم لیتی ہے سرمایہ دار اور مزدور کی یہ باہمی رقابت جلاؤ اور گھیراؤ پر منتج ہوتی ہے اس اقتصادی استحصال کی مثال قرآن کریم نے بڑے ہی اعلیٰ انداز میں یوں بیان فرمائی ہے کہ ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ایک غریب آدمی نے ایک سرمایہ دار کے خلاف شکایت کرتے ہوئے کہا۔

إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ
وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ
وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَ
عَزَّنِي فِي الْخِطَابِ (ص ۲۴)

یہ میرا بھائی ہے جو ۹۹ دنبیوں کا مالک ہے اور میری صرف ایک ہی دنبی ہے اور یہ شخص کہتا ہے کہ یہ ایک بھی میرے سپرد کر دے اور اس جھگڑے کی گفتگو میں یہ مجھ پر آ گیا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد کے زمانہ میں دولت کا توازن سرمایہ دارانہ نظام کو لئے ہوئے تھا مگر حضرت داؤد نے اس کا فیصلہ یوں فرمایا۔

لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ
إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ
لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ (ص-۲۵)

یعنی اس نے تجھ پر تیری دنبی کا مطالبہ کر کے ظلم کیا ہے اور بہت سے سرمایہ دار ایک دوسرے پر ظلم اور زیادتی کرتے رہتے ہیں اس آیت کی رو سے حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ فرما دیا کہ دولت چند ہاتھوں میں نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اس کی گردش کا دائرہ وسیع ہونا چاہیئے۔

سرمایہ دارانہ نظام سے کئی ایک برائیاں جنم لیتی ہیں مثلاً سود، اسراف ذخیرہ اندوزی تاکہ وقت آنے پر روزمرہ کے استعمال میں آنے والی اشیاء کو گراں نرخ فروخت کیا جائے جس کو عربی زبان میں احتکار کی اصطلاح سے موسوم کیا جاتا ہے۔ سرمایہ دار دولت کو بے حساب جمع کر لیتا ہے اور سونے کے ذخائر پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اور یہ چیز عالمی مارکیٹ پر اثر انداز ہوتی ہے اور عوام کی زندگی اس صورت حال سے دگرگوں ہو جاتی ہے یہ سب نقائص حقوق العباد پر ظلم ہے مشہور عالمی مصنف برٹرینڈ رسل نے اس قسم کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کی ایک نمایاں مثال اپنی کتاب WARCRIMES IN VIETNAM یوں تحریر کی ہے:۔

" امریکہ نے گزشتہ چودہ سال میں زرعی پیداوار خریدنے پر چار ارب ڈالر خرچ کئے ہیں لاکھوں ٹن گندم باجرہ، مکئی اور پنیر کا ذخیرہ کر کے ان میں زہر ملا دیا گیا تاکہ عالمی مارکیٹ میں قیمتیں زیادہ رکھی جا سکیں مکھن اور پنیر کے بڑے بڑے پہاڑوں میں تیل چھڑک کر ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ ناقابل استعمال ہو جائے۔ ۱۹۶۰ء تک ساڑھے بارہ کروڑ ٹن غلہ امریکہ میں ذخیرہ کیا گیا کہ سڑ جائے۔ یہ غلہ ہندوستان کی مکمل آبادی کے لئے ایک سال کے لئے کافی ہو سکتا تھا" ص ۱۳۶

اس صورت حال میں گرانی آسمان سے باتیں کرتی ہے اور ایک غریب کی قوت خرید کمزور ہو جاتی ہے اور اس طرح نہ صرف احساس کمتری پیدا ہوتا ہے بلکہ جسمانی صحت پر بھی یہ گرانی اثر انداز ہوتی ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام سے ہی تباہ کن جنگیں ہوتی ہیں کیونکہ سرمایہ داروں کو اپنا مال اور اسلحہ فروخت کرنے کے لئے نئی منڈی کی جستجو اور تمنا ہوتی ہے یہ طلب اور آرزو عالمی رقابت اور عداوت کا باعث ہوتی ہے اور جنگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نظام سے ملک کی قیادت اور سیادت میں ابتری پھیل جاتی ہے اور ملک کی حکومت سرمایہ داروں کے ہاتھ میں رہتی ہے اور ملکی انتخابات میں غرباء اور مزدوروں کو شکست ہو جاتی ہے۔ اسراف اور عیش پرستی بڑھ جاتی ہے اور امیر و فقیر کے درمیان امتیاز ہو جاتا ہے۔

> سرمایہ دار دولت کو بے حساب جمع کر لیتا ہے اور سونے کے ذخائر پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اور یہ چیز عالمی مارکیٹ پر اثر انداز ہوتی ہے اور عوام کی زندگی اس صورت حال سے دگرگوں ہو جاتی ہے یہ سب نقائص حقوق العباد پر ظلم ہے۔

(۳)

نظام اشتراکیت صرف مادی طمع اور لالچ کو لئے ہوئے ہے اور اس میں تخریب کا عنصر نمایاں ہے اور وہ مذہب کو افیون اور فریب قرار دیتا ہے نظام اشتراکیت کو اخلاقی اقدار سے قطعاً کوئی رابطہ نہیں ہے بلکہ اس کے نزدیک

" انسان کا مسئلہ صرف روٹی ہے "

یہ نظریہ الحاد اور دہریت کا خمیر ہے چنانچہ اینجلس تحریر کرتا ہے:۔

" اس عالم کے ارتقائی وجود میں آج
کسی بادشاہ یا کسی خدا کے لئے کوئی
جگہ باقی نہیں ہے۔"

ON HISTORICAL MATERIALISM

اشتراکیت کا نظام جس قسم کے گارے اور اینٹ سے بنایا گیا ہے وہ ایک طبقہ کو تباہ کر کے حکومت اور زعامت قائم کرنا چاہتا ہے

یہ صورت حال بھی انتہائی خطرناک ہے کیونکہ اشتراکیت شخصی ملکیت کو موجب لعنت اور تباہی قرار دیتی ہے۔

ان دو غلط نظاموں کی وجہ سے آج اسلحہ کی باہمی مسابقت نے امن عالم کو تباہ و برباد کر دیا ہے ہر جگہ اور ہر گوشہ میں انتشار ہی انتشار ہے۔ ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، نائٹروجن بم اور نیپام بم انسانیت کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔ کیا ہیروشیما کے شہر پر ایٹم بم نے گندم اور چاول کی بارش کی تھی یا تباہی اور بربادی کی۔

آج ایٹمی توانائی کی جنگ سے بچنے کے لئے چین نے اپنی ساری آبادی کے لئے زیر زمین دوسرے شہر بنا لئے ہیں جن میں باقاعدہ مواصلاتی نظام بھی موجود ہے اور اس میں کھانے کے ذخائر کو محفوظ رکھنے کے تمام وسائل موجود ہیں۔

قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال قبل بطور پیشگوئی کے کہا تھا:۔

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ (انبیاء ۹۷)

آج روس امریکہ اور چین کی باہمی مسابقت اور رقابت نے عالمگیر انتشار اور بے چینی میں اضافہ کر دیا ہے اور یہ وہ اقوام ہیں جو آگ سے دنیا کو بھسم کرنے کی آئے دن دھمکیاں دیتی ہیں۔ ان ممالک کے الگ الگ بلاک ہیں اور ہر ایک کے زیر اثر الگ الگ ممالک ہیں جن کے سہارے اور بل بوتے پر یہ انتشار بڑھ رہا ہے اور کم ہونے میں نہیں آتا۔

مشرق وسطی میں اسرائیل نے امریکہ کے ساتھ ساز باز کر کے عربوں میں انتشار پیدا کر رکھا ہے اور روس کی طرف سے عربوں کی تائید نہ صرف اپنے مفاد کے لئے ہے بلکہ درپردہ یہود کے ساتھ ملا ہوا ہے

ویٹ نام کی سرزمین بموں کی موسلا دھار بارش ہوتی ہے اور اس میں کئی متحارب طاقتیں کام کر رہی ہیں۔

برصغیر میں کشمیر اور بنگلہ دیش کے مسائل نے امن تباہ کر رکھا ہے یہ سب کچھ سیاسی استحصال ہے۔ اور یاجوج ماجوج کا قائم کیا ہوا فتنہ ہے۔

(۴)

آج کی عالمی مشکلات میں غذائیت کی کمی ہے جس کی وجہ سے صحت کا معیار گر چکا ہے اور بیماریوں کی بہتات ہے اس لئے کثرت اموات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایسے لوگ ہی بالعموم وبائی امراض اور موسمی بیماریوں کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں اقوام متحدہ کی خوراک و زراعت کی تنظیم کی رپورٹ کے مطابق ۳۰ سے ۵۰ کروڑ عوام غذائیت کی کمی کا شکار ہیں۔ اس اقتصادی انتشار کی وجہ در اصل قومیت کا بنیادی بھوت ہے ورنہ غذا کا یہ مسئلہ ماہرین کے نزدیک سرگرم فکر کی بات نہیں ہے بلکہ اس کے متعلق نیشنل برتھ ریٹ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں یہ لکھا ہے

"اس بات کی کوئی شہادت نہیں کہ دنیا کی موجودہ آبادی کی ضروریات کے لئے اس کے قدرتی خزائن مکتفی نہیں بلکہ اس کے الٹ ان قدرتی ذرائع اور وسائل سے پیدا شدہ فائدہ اٹھانے کے لئے دنیا کی موجودہ آبادی سے زیادہ آبادی کی ضرورت ہے جس کا معیار زندگی بھی اونچا رکھا جا سکتا ہے۔"

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا
ایڈیشن [illegible] جلد ۳ صفحہ ۶۴۴ کالم ۲

دنیا میں قابل کاشت رقبہ کا نصف حصہ صرف آب پاشی کی سہولت کی کمی اور عدم توجہ کی وجہ سے بغیر کاشت کے پڑا ہے۔ اگر اس مشکل کو حل کر لیا جائے تو عالمی انتشار کا ازالہ بہت حد تک ہو سکتا ہے نیز پیداوار کا معیار بھی زیادہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ الغرض بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کے بالمقابل خوراک کی قلت کا معاملہ توجہ طلب ہے سامراجی حکومتوں نے سیاسی استحصال کرنے کے لئے بعض کمزور اور پسماندہ ممالک کا اقتصادی استحصال عمداً کر رکھا ہے اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ بعض وسیع ممالک کی زمینوں کو عمدہ رنگ میں آباد نہیں کیا جا رہا تاکہ وہاں کے باشندوں کے ذہنوں میں روشنی نہ آئے۔ اس غرض کے لئے باہمی تعاون انسانیت اور خیر سگالی کی ضرورت ہے

(۵)

اقوام متحدہ کے قیام کا بنیادی مقصد دنیا کے ہر علاقہ میں قیام امن اور اعتماد کی فضا کو پیدا کرنا ہے اگر قیام امن کی مساعی از روئے انصاف بروئے کار لائی جائیں تو اس سے اقتصادی اور معاشی خوشحالی کا جہاں دروازہ کھلے گا وہاں سیاسی میدان میں بھی تحفظ اور سلامتی کا راستہ کھل جائے گا۔

عالمی انتشار کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ عالمی ادارہ بہت حد تک ناکام ہے اور اس ادارہ کے در و دیوار پر سامراجی حکومتیں قابض ہیں وہاں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا منظر دیکھنے میں آتا ہے اس عالمی ادارہ کا اعتماد اور وقار اتنا مضبوط ہونا چاہیئے کہ دنیا سے دہشت اور خوف کو دور کر سکے اور اگر یہ ادارہ حق بحقدار رسید کے اصول کے مطابق اپنے فرائض کو نبھائے تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے مگر معاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے

(۶)

خدا تعالیٰ نے ان مصائب اور مشکلات کا علاج اور مداوا ایک فارمولا کے طور پر بیان کیا ہے جو بطور بنیاد کے ہے فرمایا کہ

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

کہ سمجھ رکھو کہ یہ انتشار اور بے اطمینانی کی کیفیت کا آخری مداوا صرف اور صرف خدا کے ذکر سے شرف اور قیام سے ہے۔ لفظ ذکر میں بڑی وسعت پائی جاتی ہے اور اس عالمی انتشار کے موجبات اور محرکات میں بڑی وجہ یہی ہے کہ دنیا نے اپنے خالق کو بھلا دیا ہے اسلام نے اس انتشار کا تریاق اعظم اور آخری حل

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (رعد)

میں فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے نہ تو اقتصادی استحصال اور سیاسی استحصال ہو سکتا ہے نہ سرمایہ دارانہ یا اشتراکیت کا نظام کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور اس کا آخری حل صرف یہ ہے کہ ہر کام میں یہ دیکھا جائے کہ کیا اس کام میں رضاء ربانی ہے۔ لفظ ذکر اللہ میں تمام وہ احکام شامل ہیں جن کا تعلق اقتصادی، اجتماعی، عائلی تقاضوں اور معاشرتی اور اخلاقی آداب سے ہے۔

ذکر اللہ کے ساتھ لفظ اَلَا کا شامل ہونا حتمی اور قطعی فیصلہ کے ہے اور اس میں الحادی ذہنیت رکھنے والوں کے لئے انتباہ اور زجر و توبیخ ہے اور دنیا کے ہر فرد کے نام یہ پیغام ہے کہ اس عالمی انتشار کا تریاق صرف اور صرف خدائی احکام کی اطاعت میں ہے

اللہ اکبر! ایک ہی پر شوکت فقرہ میں اس انتشار کا حل اور تریاق بیان کیا گیا ہے۔

مومن پیچھے ہٹا نہیں کرتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مومن کے عمل میں ثبات قدم ہوتا ہے اس کے پاؤں میں کوئی لغزش نہیں آتی۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاتے ہیں لیکن مومن کے قدم اپنی جگہ سے ٹلا نہیں کرتے۔ مومن پیچھے ہٹا نہیں کرتا۔ وہ اپنے مقصد کے حصول میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔"

تحریک جدید کے مجاہدو! اس زمانہ میں اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو منتخب فرمایا ہے لہذا ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقصد عظیم میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان اور ایک بلند پایہ علمی رسالہ ہے۔ جو جماعت کے نوجوانوں کے لئے ہر ماہ قیمتی معلومات مہیا کرتا اور ان کو مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو یہ رسالہ خود خرید کر پڑھنا چاہیئے۔ (سالانہ چندہ سات روپے) (مینجر)

چندہ تعمیر ایوان محمود

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس بات کو نوٹ فرما لیں کہ امسال بھی چندہ تعمیر ایوان محمود ان کے کل چندہ مجلس کا ۱/۴ حصہ ہے۔ اس کی وصولی میں ساتھ ساتھ بھجوائی جائے

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماءاللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر خاص قسم کے بیجز بطور یادگار بنوائے ہیں۔ سفید کی قیمت ایک روپیہ ہے اور سنہری کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ جن لجنات نے ابھی تک یہ بیجز نہیں خریدے وہ بھی آرڈر بھجوائیں کیونکہ اس کا خریدنا ہر ممبر کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ جتنے جتنے بیجز کی ضرورت ہے وہ لکھیں تا ہم اتنے بیجز بھجوا سکیں۔

(دفتر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مراسلات ارسال فرماتے وقت صفحہ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر فرمایا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے
نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے — کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

جدید ڈیزائن کے مطابق سونے کے
سادہ و جڑاؤ زیورات
اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتن کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون ۵۲۳۷۶

ہر قسم کا سامان سائنس اچھے نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

مرض اٹھرا کا شافی علاج **حبوب مفید اٹھرا** قیمت چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۵۳۷ گول کچہری بازار **لائلپور** فون ۵۲۵۲

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
۴۸۴۴
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

PILES
خونی و بادی
بواسیر
جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم نے سیالکوٹ چھاؤنی سے لکھا:
"میں نے پائلز کیور کا کورس ایک کیس میں استعمال کرایا تھا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سو فیصدی آرام آ گیا۔"
قیمت مکمل کورس -/۱۰ روپے علاوہ ڈاک خرچ ۱۱
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ
۴۶۶ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون

مایوس لاعلاج مریض
آج ہی
تفصیلی علامات مرض لکھ کر بھیجیں اور کامیاب ہومیوپیتھک علاج کروائیں۔ فہرست تجربات کارڈ آنے پر مفت
ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایم ایس خان ۔ شالا ہومیو فارمیسی اینڈ ہسپتال ۔ رحمت بازار ربوہ

۱۸ جنوری ۱۹۷۳ء کو پشاور میں
۵ روپے والے انعامی بانڈ
کی ۴۷ ویں قرعہ اندازی کے نتائج

۲ ۔ انعامات ۱۰٬۰۰۰ روپے فی انعام	۲ ۔ انعامات ۲٬۰۰۰ روپے فی انعام	۲ ۔ انعامات ۱٬۰۰۰ روپے فی انعام
132062--165621	056619-786229	413098-661240

۳۴۰ انعامات ۔۔۔ ۱۰۰ روپے فی انعام

003937	141363	235957	341446	455784	593970	707961	823337	925096
004915	141926	238641	353697	456219	596482	718139	823575	926727
005802	143226	241196	362909	458055	600197	720104	826825	937623
014155	144029	241394	367915	461317	601595	724138	826911	938932
026119	146296	241484	368237	465410	604159	732706	827539	940154
033028	152835	244272	370000	479911	607207	733121	830331	948368
033060	156637	248986	370797	484659	610079	735217	830879	949069
035990	157048	252338	373736	487137	611253	738313	832330	952899
038908	158442	252604	375872	491142	612093	739386	833249	957272
044194	160164	252835	377935	496856	612325	740051	839136	957964
044995	169026	257085	379212	503385	618580	740331	839427	959846
047262	169512	257185	380983	509987	618631	746986	842743	970010
047605	171884	259025	383305	512602	625802	747110	843497	971976
047688	175679	263999	387443	515653	626082	749569	843940	975261
053171	177168	268954	387914	515970	628428	755480	854508	982733
058331	177712	269401	392639	519252	629183	757962	857621	987305
058919	179053	276867	395317	525180	639392	759612	858224	989791
059794	181156	277891	397379	525858	640234	761488	860092	991742
063449	181503	278169	398298	528719	650149	768955	865187	992376
069838	181703	280818	398924	535957	651088	773526	871689	992997
070064	189018	281036	404351	536402	651155	778349	880007	
074182	189453	289604	405108	537220	652367	778405	884288	
074277	189949	293751	405610	542812	653233	780604	886565	
075990	193144	296361	406806	546271	657950	787836	889353	
086523	196143	305243	407448	546318	662454	790507	892025	
089038	199634	305674	408078	546561	666634	791666	892472	
089337	203032	306153	412116	553307	676418	792523	895128	
094929	205565	306982	414548	556853	673819	792985	898843	
099194	205650	308191	419551	561468	678347	794297	899949	
100289	206242	308415	427283	565024	680329	797398	904966	
101649	208243	310654	429183	565051	681684	797711	905574	
101980	212073	310674	429598	566093	683298	799915	906745	
104679	215927	316732	432855	566753	684261	803073	907595	
105739	219369	318942	433030	572478	686653	806555	908761	
108293	221626	323838	433320	574241	687407	811000	912316	
132746	225058	330877	433421	579593	688631	811027	915950	
136315	226423	335379	436231	585989	691044	815624	916610	
138840	228228	336973	444543	587749	691233	817320	918087	
138943	228249	340181	447556	590039	702386	820091	925281	
139336	233534	341268	450066	592427	705385	822815	925665	

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز ۔ اسلام آباد

الفضل کے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت **الفضل** کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔

جرمولین رجسٹرڈ ہر دوا فروش سے خرید سکتے ہیں
نئی اور پرانی خارش ۔ داد ۔ چنبل ۔ کیل ۔ پھوڑے پھنسیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے نادر مرہم قیمت ایک روپیہ **حمیدیہ دواخانہ ۔ عبداللہ پورہ لائل پور** فون ۶۹۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے تمام اعتقادات کی بنیاد دلائل و شواہد پر رکھیں

جو قوم کسی بات کو بے دلیل مان لیتی ہے وہ کبھی برکت حاصل نہیں کر سکتی ،

(فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہر مسلمان دلائل اور شواہد کی بنا پر اپنے تمام اعتقادات رکھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی دعوٰے بیان ہوا ہے کہ میں اور میرے متبع دلائل سے اسلام کو مانتے ہیں۔ مگر تم اپنی باتوں پر بے دلیل قائم ہو۔ اور جو قوم کسی بات کو بے دلیل مان لیتی ہے وہ کبھی برکت نہیں حاصل کر سکتی برکت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو با دلیل مانے چاہے وہ سچے مذہب میں ہی کیوں نہ شامل ہو۔ اگر ایک مسلمان اس لئے خدا کو ایک سمجھتا ہے کہ اس کے ماں باپ خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھتے تھے۔ اگر ایک مسلمان اس لئے نمازیں پڑھتا ہے کہ اس نے اپنے ماں باپ کو علیحدہ نمازیں پڑھتے دیکھا۔ اگر ایک مسلمان اس لئے روزے رکھتا ہے کہ اس نے اپنے ماں باپ اور اپنی قوم کے افراد کو روزے رکھتے دیکھا اگر ایک مسلمان اس لئے زکوٰۃ دیتا ہے کہ اس کی قوم زکوٰۃ دیتی ہے اگر ایک مسلمان اس لئے حج کرتا ہے کہ اور لوگوں کو بھی وہ حج کرتے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اس کی توحید اس کی نمازیں اس کے روزے اس کی زکوٰۃ اور اس کا حج اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ بلکہ خدا کہے گا کہ بے شک تم نے توحید کے عقیدہ پر ایمان رکھا مگر میں اس کا ثواب تمہارے ماں باپ کو دوں گا جنہوں نے دلائل سے میری وحدانیت پر ایمان رکھا تھا۔ اسی طرح بے شک تم نے نمازیں بھی پڑھیں۔ تم نے روزے بھی رکھے۔ تم نے زکوٰۃ بھی دی۔ تم نے حج بھی کیا۔ مگر چونکہ یہ تمام اعمال دوسروں کو دیکھ کر کئے اور خود ان اعمال کی حقیقت اور حکمت کو نہ سمجھا اس لئے جو لوگ نمازیں سمجھ کر پڑھا کرتے تھے روزے سمجھ کر رکھا کرتے تھے۔ زکوٰۃ سمجھ کر دیا کرتے تھے۔ اور حج سمجھ کر کیا کرتے تھے میں ان تمام نیکیوں کا ثواب ان کو دوں گا نہ کہ تمہیں۔ اس طرح ہر نیکی کا ثواب مارا جائے گا۔ اور وہ ان لوگوں کو دیا جائے گا جنہوں نے سوچ سمجھ کر نیکیاں کی ہوں گی۔

پس یہ طریق بڑا خطرناک ہے جو قوموں کو تباہ و برباد کر دینے والا ہے اور یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے جس کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیئے بے شک ایسی باتیں جن سے فتنہ پیدا ہونے کا امکان ہو۔ ان سے روکنا ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے۔ مگر لٹریچر ایسی چیز نہیں کہ اس کے پڑھنے سے کسی کو روکا جا سکے۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ ہماری جماعت کے افراد میں سے جن کو بھی فرصت ہو وہ مخالفین کے لٹریچر کو ضرور پڑھیں۔ ہاں ہمارا یہ مطالبہ ہر وقت رہے گا کہ وہ صرف مخالفانہ لٹریچر کو ہی نہ پڑھیں بلکہ اپنے لٹریچر کو بھی بار بار پڑھیں پس میں تمہیں دوسروں کے اشتہارات یا پمفلٹ یا کتب پڑھنے سے منع نہیں کرتا بلکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم عیسائیوں کی کتابیں بھی پڑھو تم یہودیوں کی کتابیں بھی پڑھو۔ تم آریوں کی کتابیں بھی پڑھو اور جتنی جتنی تمہیں فرصت ہو اس کے مطابق ان کے لٹریچر کا مطالعہ جاری رکھو۔ یہ مطالعہ تمہارے لئے مضر نہیں بلکہ مفید ہے اور جتنا زیادہ یہ مطالعہ بڑھے گا اتنا ہی تمہارا کیریکٹر مضبوط ہوگا۔ اور دوسروں کے حملوں سے تم محفوظ رہو گے کیونکہ تم جانتے ہو گے کہ تمہارا مخالف کیا کہتا ہے اور تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟"

(مشعل راہ ص۲۵۵ تا ص۲۵۶)

ضروری اعلان

کسی انتظامی رکاوٹ کی وجہ سے دسمبر و جنوری کے مصباح کے شمارے ابھی تک پوسٹ نہیں کئے جا سکے۔ رکاوٹ دور ہوتے ہی دونوں ماہ کے پرچے پوسٹ کر دیئے جائیں گے انشاء اللہ (مدیرہ)

ضروری اعلان

جملہ ایسی جماعت ہائے احمدیہ جہاں پر مجلس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۷۲-۱۲-۳۱ کو ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا آئندہ کے لئے صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مکرم صدر صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوایا جائے تا منظوری نیا انتخاب سابق صدر و نائب صدر حسب قواعد اپنے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے:-

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔
۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم سو فیصد ہے صرف بیمار یا مسافر افراد مستثنیٰ رہیں گے۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ غیر موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے۔ مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔
۳۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔

لہٰذا جہاں پر ممکن ہو صدر موصیان کے ساتھ نائب صدر موصیان کا انتخاب ضرور کروایا جائے۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔

(ناظر اعلیٰ)

ضرورت ہے

وقف جدید کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ ایسے دوست جو دینی علم سے اچھی طرح واقف ہوں اور سفر بھی کر سکتے ہوں ناظم ارشاد وقف جدید کے نام مورخہ ۳۰ صلح ۱۳۵۲ ہش (۳۰ جنوری ۱۹۷۳ء) سے قبل درخواست بھجوا دیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ حشمت بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد صاحب مرحوم ۸ر جنوری کو قریباً ۹ بجے شب وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ خدا ترس، اور دعا گو خاتون تھیں مہمان نوازی ان کی پسندیدہ خصلت تھی، موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں ۱۱ر جنوری کو رات کے گیارہ بجے کے قریب محترم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آنے کے بعد محترم ماسٹر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(ابرار احمد ایشیا لائٹنز۔ کراچی)

عید فنڈ

اس وقت تک عید فنڈ میں رقوم کم وصول ہوئی ہیں اس لئے امراء و صدر اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ از راہ کرم عید فنڈ کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست دعا

میری پھوپھی سیدہ بیگم صاحبہ بنت میر مہدی حسین صاحب عرصہ تین ماہ سے بہت بیمار ہیں کمزوری اور نقاہت غایت درجہ پر ہے جس سے تشویش ہے احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سید عبدالسلام بواسطہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴